رسول اللہ ﷺ اور یزید بن معاویہ:

اہل اسلام پر بیشمار فتنے آئے جن کی خبر ہم تک بزبانِ رسالت ﷺ پہنچی آپ نے پہلے ہی امّت کو فتنوں سے آگاہ کردیا اور نشانیوں کے ذریعے اس فتنے کی پہچان بھی بتادی جس طرح آپ نے دیگر فتنوں سے امّت کو باخبر کیا، یزید بن معاویہ کی حکومت سے بھی ڈرایا

ساٹھویں سال کے متعلق قرآنی آیت اور سیدنا رسول اللہ ﷺ کی تفسیر:

امام اہل سنّت احمد بن حنبل (المتوفیٰ: ۲۴۱ھ) اور امام ابو عبد اللہ الحافظ الحاکم النیشاپوری (المتوفیٰ: ۴۰۵ھ) نے روایت کیا:

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ [فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ] سورة مريم آية [(٥٩)] فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ سِتِّينَ سَنَةً أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُونُ خَلْفٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ وَفَاجِرٌ

ترجمہ: حضرت ابو سعید الخذری فرماتے ہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ)) (يَلْقَوْنَ غَيًّا]

ترجمہ: پھر ان کے بعد وہ ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کردیں اور خواہشاتِ (نفسانی) کے پیرو ہوگئے تو عنقریب وہ آخرت کے عذاب (دوزخ کی وادی غی) سے دوچار ہوں گے

اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نا خلف ساٹھ سال گذر جانے کے بعد (بھی) ہونگے جو نمازیں ضائع کرینگے اور شہوات کی پیروی کرینگے اور وہ عنقریب "غیّ" (جہنم کی ایک وادی) میں ڈالے جائیں گے پھر وہ لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اتر سکے گا قرآن صرف تین لوگ پڑھتے ہیں: مؤمن، منافق اور فاسق و فاجر

المستدرک علی الصحیحین ط العلمیہ، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ المریم، جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۰۶، رقم: ۳۶۱۶، مسند الامام احمد ط دار إحياء التراث العربي، باقي مسند المكثرين من الصحابہ، مسند ابی سعید الخذری،جلد ۳، صفحہ نمبر ۳۸-۳۹،

رقم: ۱۰۹۵۷، تفسیر ابن کثیر دار طیبة للنشر والتوزیع، جلد ۵، [صفحہ نمبر ۲۴۴، دلائل النبوہ، جلد ۷، صفحہ نمبر ۲۶۳ وغیرہ]

اس روایت کی سند کو امام حاکم اور امام ذہبی دونوں نے مستدرک اور تعلیق میں صحیح کہا ہے

رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں ***"ساٹھواں سال"*** ایک نشانی ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو ہجری تاریخ کا استعمال نہ ہوتا تھا البتہ جب اس کا استعمال ان کی وفات کے چند سالوں بعد ہی رائج ہوگیا تو ہجری تاریخ کے مطابق ***"ساٹھویں سال"*** کو یزید بن معاویہ حکمران بنا۔سن ۶۰ھ کو فتنوں کی ایسی ابتداء ہوئی کہ پھر امّت اس سے کبھی نہ نکل سکی۔ یزید کے بعد بنو امیّہ امّت پر مسلط رہے اور انہوں نے حکومت کو اپنی جاگیر بنالیا۔ یہی کام پھر عباسیوں نے کیا اور اصل نظامِ خلافت تباہ ہوگیا۔ اور اس یزید کے دور میں واقعہ کربلا، واقعہ حرّہ وغیرہ ہوا وہ بھی ظلم کی بڑی مثالیں ثابت ہوئیں۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ کی سن ساٹھ ہجری کے ۲ متعلق دعا:

یہی وجہ تھی کہ سیدنا ابو ہریرہؓ سن ۶۰ھ تک کا زمانہ نہ پانے کی دعا فرمایا کرتے تھے۔امام بیہقی (المتوفیٰ: ۴۵۸ھ) نے روایت کیا:

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي ، قَالا : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَشِيَ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ ، وَهُوَ يَقُولُ : " اللَّهُمَّ لا تُدْرِكُنِي سَنَةُ السِّتِّينَ ، وَيْحَكُمْ ، تَمَسَّكُوا بَصُدْغَيْ مُعَاوِيَةَ ، اللَّهُمَّ لا تُدْرِكُنِي إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ "

ترجمہ: عمیر بن ہانی مدینہ کے راستے پر چلتے ہوئے یہ دعا فرمارہے تھے:اے اللہ! میں سن ساٹھ کا زمانہ نہ پاؤں (اور کہتے)لوگوں! تمہارا ستیا ناس ہو! معاویہؓ کی کنپٹی تھام لو اے اللہ! مجھے لونڈوں کی حکومت تک باقی نہ رکھنا

دلائل النبوۃ، جلد ۶، صفحہ نمبر ۴۶۶، تاریخ دمشق، جلد ۵۶، صفحہ نمبر ۲۱۷،تاریخ أبي زرعة الدمشقي ط مجمع اللغة العربية، صفحہ نمبر ۲۳۰-۲۳۱]

حضرت ابو ہریرہؓ کا بعض علوم مخفی رکھنا:۳

امام محمد بن اسماعیل البخاری (المتوفیٰ: ۲۵۶ھ) روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ "

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو برتن یاد کر لیے ہیں، ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے

[صحیح البخاری، کتاب العلم، باب نمبر ۴۲، رقم: ۱۲۰]

امام سلیمان بن احمد الطبرانی (المتوفیٰ: ۳۶۰ھ) نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ: نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: فِي كِيسِي هَذَا حَدِيثٌ، لَوْ حَدَّثْتُكُمُوهُ لَرَجَمْتُمُونِي، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَا أَبْلُغَنَّ رَأْسَ السِّتِّينَ» . قَالُوا: وَمَا رَأْسُ السِّتِّينَ؟ قَالَ: إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ "

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایسا ذخیرہ حدیث ہے کہ اگر میں اسے بیان کروں تو تم مجھے سنگسار کرو پھر فرمایا: اے اللہ! مین سن ساٹھ کا آغاز کبھی نہ پاؤں لوگوں نے کہا: سن ساٹھ کے آغاز میں کیا ہے؟ آپ نے کہا: لونڈوں کی حکومت

[المعجم الاوسط الطبرانی، جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۰۵، رقم: ۱۳۹۷]

"شرّ لونڈوں کی حکومت اہل عرب کے لیے ":۴

امام ابو عبد اللہ الحاکم النیشاپوری (المتوفیٰ: ۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْوِيهِ، قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ عَلَى رَأْسِ السِّتِّينَ تَصِيرُ الْأَمَانَةُ غَنِيمَةً، وَالصَّدَقَةُ غَرَامَةً، وَالشَّهَادَةُ بِالْمَعْرِفَةِ وَالْحُكْمُ بِالْهَوَى

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اہل عرب کے لیے اس شر کے سبب ہلاکت ہوگی جو ساٹھویں سال سے شروع ہوگا، اس وقت امانت کو مالِ غنیمت اور صدقہ و زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا اور خواہشاتِ نفسانی کا حکم مانا جائے گا۔

[المستدرک علی الصحیحین، رقم: ۸۴۸۹]

۵ لوگوں کو ہلاک کرنے والے لونڈوں کی حکومت:

امام محمد بن اسماعیل البخاری (المتوفیٰ: ۲۵۶ھ) نے فرمایا:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا، قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ "

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قبیلہ قریش کے بعض آدمی لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: ایسے وقت کے لیے آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"کاش لوگ ان سے بس الگ ہی رہتے۔"

صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، رقم: ۳۶۰۴، صحیح مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، باب [نمبر ۱۸، رقم: ۷۳۲۵وغیرہ]

آپ ہی نے روایت فرمایا:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ، يَقُولُ: " هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ

ترجمہ: حضرت سعید بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ میں مروان اور ابو ہریرہؓ کے ساتھ تھا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا، آپ نے کہا: میں نے سچّوں کے سچّے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی بربادی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں پر ہو گی مروان نے پوچھا: نوجوان لڑکوں کے ہاتھ پر؟ اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں ان کے نام بھی لے دوں کہ وہ بنی فلاں اور بنی فلاں ہوں گے۔

صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، رقم: ۳۶۰۵، و کتاب الفتن، باب نمبر ۳، رقم: ۷۰۵۸، مسند الامام احمد، جلد ۲، صفحہ نمبر ۳۰۴، رقم: ۸۰۲۰، المستدرک علی الصحیحین، رقم: ۸۴۵۰، رقم: ۸۶۰۵-۸۶۰۶ وغیرہ]

اس نوعیت کی روایت کو امام بیہقی (المتوفیٰ: ۴۵۸ھ) دلائل النبوۃ میں لائے اور باب کا نام یہ رکھا:

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِتَنِ الَّتِي ظَهَرَتْ بَعْدَ السِّتِّينَ مِنْ أَغَيْلِمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَكَانَ كَمَا أَخْبَرَ

ترجمہ: باب جس میں نبی ﷺ کے ان اخبار کا ذکر ہے جو ان فتنوں کے متعلق جو ساٹھویں سال کے بعد قریش کے لونڈوں کی حکومت سے ظاہر ہوگا اور آپ نے اس کی اس کے قبل ہی خبر دی۔

[دلائل النبوۃ، جلد ۶، صفحہ نمبر ۴۶۴]

پھر اس باب میں یزید کی مذمت میں آپ روایات لائے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے نذدیک اس قسم کی روایات کا مصداق یزید بن معاویہ ہے۔

۶: لونڈوں کی حکومت میں جبر و ظلم:

امام عثمان بن سعید الدانی (المتوفیٰ: ۴۴۴ھ) روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا ابْنُ عَفَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ عَفَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى

بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: َاعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ الصِّبْيَانِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَمَا إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ؟ قَالَ: إِنْ أَطَعْتُوهُمْ هَلَكْتُمْ وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُمْ أَهْلَكُوكُمْ

ترجمہ: امام ابو التیاح یزید بن حمیدالبصری حضرت ابو ہریرہ سی روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کہا: میری امّت کی ہلاکت قریش کے اس قبیلے سے ہوگی

حضرت ابو ہریرہ ہی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ان کے اصحاب نے کہا: اور لونڈوں کی حکومت کیا ہے؟ آپ نے کہا: اگر تم ان کی (کامل) اطاعت کرلو تو تم ہی ہلاک ہوجاؤ گے جبکہ ان کی نافرمانی کی صورت میں یہ تمہیں ہلاک کردیں گے

السنن الوارده فی الفتن لالدانی، جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۷۴،] [رقم: ۱۹۰

۷: یزید بزبانِ رسالت ﷺ بدعتی ہے:

امام ابن عساکر (المتوفیٰ: ۵۷۱ھ) نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا أَبُو الْفَضْلِ الرَّازِيُّ، أنا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا عَوْفٌ، ثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ، حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ، قَالَ: غَزَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِالنَّاسِ، فَغَنِمُوا، فَوَقَعَتْ جَارِيَةٌ نَفِيسَةٌ فِي سَهْمِ رَجُلٍ، فَاغْتَصَبَهَا يَزِيدُ، فَأَتَى الرَّجُلُ أَبَا ذَرٍّ، فَاسْتَعَانَ بِهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: رُدَّ عَلَى الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ، فَتَلَكَّأَ عَلَيْهِ ثَلاثًا، فَقَالَ: إِنِّي فَعَلْتُ ذَاكَ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: " أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، يُقَالُ لَهُ: يَزِيدُ "، فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ، أنا مِنْهُمْ؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَرَدَّ عَلَى الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ.

ترجمہ: ابو مسلم نے کہا: صحابی رسول یزیدبن ابی سفیان نے اپنی امارت میں لوگوں (رومیوں) کے ساتھ جہاد کیا تو انہیں مال غنیمت حاصل ہوا تو ایک مجاہد کے حصہ میں ایک خوبصورت لونڈی آئی تو صحابی رسول یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (جوفوج کے امیرو کمانڈرتھے انہوں)نے اس لونڈی کو اپنے لیے رکھ لیا، اس کے بعد یہ مجاہد ابوذر رضی اللہ عنہ کے

پاس آیا اور یزیدبن ابی سفیان کےخلاف ان سے مدد مانگی ، تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے یزیدبن ابی سفیان سے کہا کہ : اس مجاہد کو اس کی لونڈی واپس کردو لیکن یزیدبن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ٹال دیا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے تین بار ان سے یہی کہا اور تینوں بار یزیدبن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ٹال دیا تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: بہتر ہے جیساکہا جارہا ہے ویسا کرو کیونکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے : میری سنت کو سب سے پہلے جو شخص بدلے گا وہ بنوامیہ کا شخص ہوگا جسے یزید کہاجائے گا ۔ تو یزیدبن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا : میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کرپوچھتاہوں کیا میں ان میں سے ہوں ؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں ۔ اس کے بعد یزیدبن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے اس مجاہد کو وہ لونڈی واپس کردی۔

[تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد ۶۵، صفحہ نمبر ۲۴۹-۲۵۰، التاریخ الاوسط البخاری،جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۹۷، اتحاف الخیرہ للبصیری، جلد ۸، صفحہ نمبر ۸۵، رقم: ۷۵۳۵، المطالب العالیہ ، جلد ۱۸، صفحہ نمبر ۲۷۸، مسند الرویانی، جلد ۳، صفحہ نمبر ۳۰۶، رقم: ۲۵۳ بحوالہ تاریخ الاسلام للذھبی، البدایہ والنہایہ، جلد ۳، صفحہ نمبر ۱۳۵]

:امام ابن ابی شیبہ(المتوفیٰ: ۲۳۵ھ) فرماتے ہیں

حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ.

ترجمہ: ابو العالیہ نے ابو ذر کے حوالے سے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: سب سے پہلے میری سنّت کو بنو امیّہ میں سے ایک شخص بدلے گا۔

[مصنف ابن ابی شیبہ ط عوامہ، جلد ۱۹، صفحہ نمبر ۵۵۴، دلائل النبوہ للبیقھی،جلد ۶، صفحہ نمبر ۴۶۷، الاوائل لابن ابی عاصم، صفحہ نمبر ۷۷، تاریخ اصفہان، صفحہ نمبر ۱۳۲، تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد ۶۵، صفحہ نمبر ۲۵۰، الکنی والاسماء للدولابی، جلد ۳، صفحہ نمبر ،۳۶۳، السلسلہ الصحیحہ، جلد ۴، صفحہ نمبر ۳۲۹، رقم: ۱۷۴۹]

اس کے علاوہ یہ روایت دیگر صحابہ سے بھی مروی ہے، اور مزید کتب میں بھی موجود ہے شیخ محمد عوّامہ حفظ اللہ نے اس کی سند کو مصنف کی

تحقیق میں حسن (عمدہ) قرار دیا ہے اس کے علاوہ سلفی عالم شیخ البانی نے بھی اس کی سند کو 'السلسلہ الصحیحہ" حسن قرار دیا ہے اس کے علاوہ شیخ زبیر علی زئی نے بھی اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے شیخ زبیر علی زئی کے شاگرد حافظ ندیم ظہیر صاحب نے بھی اس حدیث کی تحسین کا اعتراف کیا، اور اس کے دفاع پر چند تحریرات رقم کی ہیں مگر اس کی تحسین مختلف اقسام کی ہے:

۱ اس کو 'حسن' اس کی ابن عساکر والی جامع سند کی بنیاد پر قرار دیا گیا

۲ اس کو 'حسن' ابو العالیہ عن ابی ذر کی بنیاد پر کیا

ابو العالیہ اور ابو ذر کا سماع غیر ثابت نہیں بلکہ ثابت ہے اس لیے روایت اس صورت بھی ضعیف نہیں، پھر ایک جگہ تفصیلی روایت ابو مسلم کے حوالے سے ہے، وہ بھی ضعیف نہیں دونوں میں تطبیق یوں ممکن ہے کہ جب ابو مسلم سے روایت کیا، تو تفصیل تھی جب ڈائرکٹ ابو زر سے روایت کیا، تو تفصیل نہیں تھی لہذا ہوسکتا ہے کہ ابو ذر سے خود ابو العالیہ نے یہ روایت بھی سُنی ہو مگر وہ اختصار کے ساتھ سنی تھی جبکہ ابو مسلم سے اس کی تفصیل معلوم کی گئی

یا پھرامام محمد بن سرین سے بسندِ صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

كان أربعة يصدقون من حدثهم، ولا يبالون ممن يسمعون الحديث: الحسن وأبو العالية، وحميد بن هلال، وداود بن أبي هند

ترجمہ: چار ایسے آدمی ہیں جو ان سے حدیث بیان کرے (اساتذہ) اس کو سچّا سمجھتے ہیں! اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ کس سے سماع کررہے ہیں،وہ چار یہ ہیں حسن،ابوالعالیہ،حمید بن ہلال اور داؤد بن ابی ہند

[سنن الدارقطني، جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۷۹]

چونکہ ابو العالیہ ایسے ثقہ امام ہیں کہ وہ ذرا بھی تحقیق کے محتاج نہیں، اس لیے بعض آئمہ کا رویہ یہ ہے کہ وہ ان کی روایات میں آخر تک سماع کی تحقیق ہی نہیں کرتے ابو العالیہ تک سند بیان کرکے چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے بعد کی سند کو مستند جانتے ہیں اس لیے بعض نے مکمل سند بیان ہی نہیں کی، جبکہ عبد الوہاب نے کی ہے

امام ابو یعلیٰ الموصلی (المتوفیٰ: ۳۰۷ھ)نے روایت کیا:

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : لَا يَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِي قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتَّى يَكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَثْلِمُهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهُ : يَزِيدُ

ترجمہ: حضرتِ ابو عبیدہ بن الجراح نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرمایا: میری امّت کا معاملہ ٹھیک ٹھاک ہوگا حتّی کہ بنو امیّہ کا ایک شخص اسے بگاڑے گا، جسے یزید کہا جائے گا۔

مسند ابو یعلیٰ الموصلی،جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۷۶، رقم:] ۸۳۷،۸۳۸، الفتن لنعیم بن حماد، رقم: ۸۱۷ و رقم: ۸۲۴، مسند احمد بن منیع بحوالہ المطالب العالیہ برقم: ۴۴۶۶، المعرفہ التاریخ للفسوی، جلد ۱، صحہ نمبر ۲۹۵، دلائل النبوہ، جلد ۶، صفحہ نمبر ۴۶۷، تاریخِ ابن عساکر، جلد ۶۸، صفحہ نمبر ۴۱، تاریخ ابن عساکر، جلد ۶۳، صفحہ نمبر ۳۳۶، مسند البزار، رقم: ۱۲۸۴، مسند حارث بن اسامہ، رقم: ۶۱۶، اخبار قزوین للرافعی، [جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۷۵

۸۔ یزید فتنوں کی بنیاد ڈالنے کا سبب:

امام ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری (المتوفیٰ: ۴۰۵ھ) روایت کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَ ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الْآيَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ، يُقْطَعُ السِّلْكُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا» قَالَ خَالِدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ: كُنَّا نَادِينَ بِالصَّبَاحِ، وَهُنَاكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَكَانَ هُنَاكَ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهَا: فَاطِمَةُ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: «ذَاكَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ» ، فَقَالَتْ: أَكَذَاكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو تَجِدُهُ مَكْتُوبًا فِي الْكِتَابِ؟ قَالَ: «لَا أَجِدُهُ بِاسْمِهِ وَلَكِنْ أَجِدُ رَجُلًا مِنْ شَجَرَةِ مُعَاوِيَةَ يَسْفِكُ الدِّمَاءَ، وَيُسْتَحَلُّ الْأَمْوَالَ، وَيَنْقُضُ هَذَا الْبَيْتَ حَجَرًا حَجَرًا، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ وَأَنَا حَيٌّ وَإِلَّا فَاذْكُرِينِي» ، قَالَ: " وَكَانَ مَنْزِلُهَا عَلَى أَبِي قُبَيْسٍ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَجَّاجِ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَرَأَتِ الْبَيْتَ يُنْقَضُ، قَالَتْ: رَحِمَ اللَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَدْ كَانَ حَدَّثَنَا بِهَذَا "

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: فتنے تو ایسی ہے کہ بیجوں (یعنی پیڑ سے نکلنے والے بیج) کو کسی کسی دھاگے میں جوڑ دیا جائے جیسے ہی

دھاگا ٹوٹے گا، سارے بیچ تمام ادھر ادھر بکھر جائیں گے" (اسی طرح ایک فتنے کی بنیاد ڈلنے سے فتنے ہی فتنے آتے ہیں)
خالد بن الحویرث کہتے ہیں کہ وہ اذانِ فجر دے رہے تھے اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو موجود تھے اور بنی مغیرہ کی ایک عورت بھی موجود تھی میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص کو کہتے ہوئے سنا: وہ یزید بن معاویہ ہی (ان فتنوں کی بنیاد ڈالنے والا) ہے (یعنی اس سے فتنوں کی ابتداء ہوئی جو جاری رہی اور بڑھتی رہی) یہ کہتے ہی اس عورت نے ان سے پوچھا: آپ نے کیا کسی کتاب میں اسے لکھا ہوا دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے نام کے ساتھ تو نہیں دیکھا مجھے یقین ہے کہ معاویہ کی اولاد میں سے ایک شخص عوام کا بری طرح قتل کریگا عوام کا مال وہ غیر شرعی طرز پر ضبط کرلیگا اور کعبہ کو تباہ کرنے کی کوشش میں وہ اس کے ہر پتھر کو اس سے علیحدہ کریگا اگر یہ میری حیات ہی میں ہوجاتا ہے تو صحیح ہے مگر اگر یہ میری وفات کے بعد ہوتا ہے تو مجھے یاد رکھنا خالد بن الحویرث کہتے ہیں کہ اس عورت کا گھر جبلِ ابو قبیس پر تھا جب ابن زبیر اور حجاج کا وقت آیا تو کعبہ اس حال ہی میں تھا کہ وہ ٹوٹ چکا تھا (جس ٹوٹنے کی ابتداء یزید بن معاویہ کی حکومت کے آخر میں ہوئی تھی جب اہل شام مکّے میں آکر لڑے تھے) اس عورت نے کہا: اللہ کی رحمت ہو عبد اللہ بن عمرو پر جنہوں نے ہمیں پہلے ہی اس کو متعلق بتادیا تھا

<u>المستدرک علی الصحیحین، جلد ۴، صفحہ نمبر ۵۲۰، رقم: ۸۴۶۱</u>

کوئی شک نہیں کہ یہ روایت صحیح ہے

۱ امام ابو عبد اللہ الحاکم النیشاپوری علیہ الرحمہ نے اس کو المستدرک میں نقل کیا لہذا یہ ان کے نذدیک صحیح ہے **<u>[المستدرک علی الصحیحین، جلد ۴، صفحہ نمبر ۵۲۰، رقم: ۸۴۶۱]</u>**

۲ اس کی سند کو امام البوصیری علیہ الرحمہ نے 'جیّد' قرار دیا ہے **<u>[إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، جلد ۷، صفحہ نمبر ۱۱۲، رقم: ۷۶۱۱]</u>**

۳ امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفیٰ: ۹۴۲ھ) نے اس کی سند کو جیّد کہا ہے **<u>[سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۸۹]</u>**

۴ شیخ احمد شاکر نے بھی اس حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا **[المسند للإمام أحمد، جلد ۶، صفحہ نمبر ۴۶۸، رقم: ۷۰۴۰]**

۵ مزید براں اس کو **"صحاح الاحادیث فیما اتفق علیہ اھل الحدیث"** کے مصنفین نے بھی 'صحیح' قرار دیا الغرض، امام ضیاء مقدسی رحمہ اللہ سے بھی تصحیح ثابت ہوئی **[صحاح الاحادیث فیما اتفق علیہ اھل الحدیث، جلد ۴، صفحہ نمبر ۳، رقم: ۱۸۰۶۶]**